سید احمد شہیدؒ اور تحریک جہاد

تحریر: مولانا عبدالعظیم انصاری، قصور

ہنٹر کی شہادت

متعصب انگریز ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر مصنف "ہمارے ہندوستانی مسلمان" جس نے گردیزی صاحب کی طرح اپنی کتاب میں "تحریک جہاد" اور اس کے بانی جناب سید احمد شہید کو طرح طرح کے الزامات سے نوازا ہے اور معاذ اللہ آپ کو ایک ڈاکو اور لٹیرے کے خطاب سے نوازا ہے وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ جب سید صاحب ۱۸ء میں حج سے واپس تشریف لائے تو

> پہلے جو چیز ان کی نظر میں محض خواب و خیال تھی اب وہ حقیقی روشنی نظر آنے لگی۔ جس میں انہوں نے آپ کو ہندوستان کے ہر ضلع میں اسلامی جھنڈا گاڑنے اور صلیب کو انگریز کافروں کی لاشوں کے نیچے دفن کرتے ہوئے دیکھا۔

اس اقتباس میں ہندوستان، صلیب اور انگریز کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ سید صاحب انگریز کے دوست تھے یا دشمن۔ آپ تو بقول ہنٹر انگریزوں کی لاشوں کے نیچے، صلیب کو دفن کرنا چاہتے تھے یہ اس صورت میں ممکن تھا جب انگریز سے جنگ ہوتی۔ اگر آپ کا انگریز سے جنگ کرنا مقصد نہیں تھا اور آپ انگریز کے اشاروں پر سکھوں سے جنگ کرنا چاہتے تھے تو پھر ایک انگریز افسر کیوں دہائی دے رہا ہے کہ وہ ہماری صلیب کو ہماری لاشوں کے نیچے دفن کرنا چاہتے تھے اور ہندوستان کے ہر ضلع میں اسلامی جھنڈا گاڑنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ کیا صلیب سکھوں کے پاس ہوتی ہے اور ہندوستان کے ہر ضلع میں سکھ قابض تھے ظاہر ہے کہ وہ انگریز کے تسلط میں تھے اور آپ انگریزوں سے جہاد کا قصد رکھتے تھے۔

ہنٹر کی یہ کتاب انگریزی میں تھی اس کا ترجمہ ڈاکٹر محمد صادق حسین ایم بی بی ایس نے کیا۔ آپ اپنے اس اردو ترجمہ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔

> "حضرت سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک کا مقصد اسلامی حکومت کا قیام تھا اور اسی لئے پہلے ان کا مقابلہ سکھوں سے اور بعد میں انگریزی حکومت سے ہوا"

اگرچہ سید صاحب کو یہ موقع نہ ملا کہ آپ سکھوں سے نپٹ کر انگریزوں سے برسرپیکار ہوتے، لیکن ان کی شہادت کے بعد یعنی ۱۸۳۱ء سے ۱۹۴۷ء تک ان کے مجاہدین نے اپنی مجاہدانہ کاروائیوں سے جس طرح انگریز کو بے چین رکھا وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

گردیزی صاحب رقمطراز ہیں کہ

گردیزی صاحب رقمطراز ہیں کہ

"معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب نے اندرون خانہ انگریزوں کو مکمل اطمینان دلا رکھا تھا کہ یہ تیاری آپ کے لئے نہیں سکھوں کے خلاف ہے.....

آج ڈیڑھ سو سال بعد بعض لوگ سید صاحب پر انگریز دشمنی کا الزام لگاتے ہوئے خوف آخرت محسوس نہیں کرتے" (حقائق بالاکوٹ ص ۶۹)

ڈیڑھ سو سال بعد صرف گردیزی صاحب اور ان کے ہم نوا شہید دشمنوں کو ہی علم ہوا کہ سید صاحب نے "اندرون خانہ" انگریز سے اتحاد کیا ہوا تھا اور انہی کے "ایما" پر سکھوں سے برسر پیکار رہے دوسروں کو "خوف آخرت" یاد دلانے والے بھی سوچیں کہ آخرت کا خوف انہیں کتنا دامن گیر ہے۔ اور یہ بات کہتے ہوئے ذرا بھی جھجک یا شرم محسوس نہیں کرتے۔ ڈیڑھ سو سال تک اس جماعت کے جو تعلقات انگریز سے رہے ان کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ اگر سکھوں کے ساتھ جنگ کرنا انگریز کے اشارے اور ایمان پر تھا تو سید صاحب اور ان کی جماعت کو اتنا طویل اور دور دراز کا سفر کر کے سرحد پہنچنے کا کیا مقصد تھا۔ پھر تو ہندوستان میں رہتے ہوئے بھی آپ پنجاب پر حملہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ بقول علامہ گردیزی صاحب، انگریزوں کو آپ نے اطمینان دلا رکھا تھا کہ یہ تیاری آپ کے خلاف نہیں بلکہ سکھوں کے خلاف ہے۔ اس طرح انگریز بھی سکھوں سے مقابلے میں آپ سے تعاون کرتے اور آپ اس دور دراز اور تکلیف دہ سفر کی صعوبتوں سے بھی بچ جاتے۔

گردیزی صاحب! علم کے ساتھ عقل کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ بات بناتے ہیں لیکن بنتی نہیں۔

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

آپ اپنی مرضی کی تاریخ سازی تو کرنی چاہتے ہیں لیکن کر نہیں سکتے ۱۸۲۶ سے لے کر ۱۸۳۱ء تک کی سرگرمیاں، انگریز کے خلاف ان کے بیانات، شاہان اسلام سے ان کی مکاتبت ۱۸۳۱ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک ان کی تحریک کے مجاہدین کی تگ و تاز انگریز کے ساتھ ان کی معرکہ آرائیاں انگریز کا اس جماعت کے ساتھ برتاؤ اس کی پکڑ دھکڑ قید و بند کی صعوبتیں، پھانسیوں کی سزائیں جائیدادوں کی ضبطی یہ سب کچھ کیوں ہوا صرف اس صلے میں کہ اس تحریک کے بانی سید احمد شہید رحمتہ اللہ علیہ نے اندرون خانہ انگریز کو اطمینان دلایا ہوا تھا کہ ہم تمہارے خلاف نہیں ہم تو سکھوں سے لڑنا چاہتے ہیں اس کے باوجود انگریز نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے اپنے پورے وسائل صرف کئے ان پر وہابیت کا لیبل چسپاں کرا کے ان کے خلاف گردیزی صاحب کے قبیلے کے نام نہاد "سنی علماء" سے کفر کے فتوے حاصل کئے انہیں بدنام کیا اور اذیت ناک سزائیں دیں۔

یہ سب کچھ آپ تاریخ سے کیسے محو کر سکتے ہیں اور ایک بے سروپا کتاب لکھ کر آپ تاریخی حقائق پر

کس طرح پردہ ڈال سکتے ہیں۔

اصل بات تو یہ ہے کہ آپ نے خود ہی خوف خدا' خوف آخرت سے کنارہ کشی اختیار کی ہوئی ہے اس لئے اصل حقائق کو توڑ مروڑ کر جعلی اور خود ساختہ حقائق سے عوام کو روشناس کرانا چاہتے ہیں' لیکن یہ جہالت کا دور نہیں کہ آپ کے ان فرسودہ جاہلانہ' غیر منطقی اور بے سروپا خیالات کی پذیرائی ہو اور اصل حقائق سے اہل علم آنکھیں بند کر لیں۔

اپنے زعم میں گردیزی صاحب نے یہ کتاب لکھ کر بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے ان کے تائید کنندگان اور تقریظ نویسان نے اسے سراہا ہے لیکن یہ کتاب اکاذیب و اباطیل کے سوا کچھ بھی نہیں اور حقائق سے اس کو دور کا واسطہ بھی نہیں۔ آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر وہ ٹھنڈے دل سے غور کے ساتھ تاریخ کا مطالعہ کریں تو انہیں اصل حقائق نظر آجائیں لیکن یہ بات ان کے نصیب یا توفیق میں کہاں!

۳۔ سرحد کا نقشہ دیکھنے کے بعد معلوم ہو گا کہ اس کے جنوب اور شمال میں دور تک اسلامی آبادیوں کا ایک سلسلہ چلا گیا ہے۔ ایک طرف ایران تھا دوسری طرف افغانستان آگے ترکی اور عرب و حجاز کا علاقہ اور بخارا وغیرہ بھی مسلمانوں کی حکمرانی میں تھا اس لئے عقب سے کسی قسم کے خطرے کا امکان نہ تھا۔

۴۔ سرحد کی جغرافیائی حیثیت کی جہ سے یہ علاقہ محفوظ تھا۔

۵۔ پنجاب کی طرف سے ہندوستان پر حملہ کرنے سے وہاں کی مسلمان اکثریت کے علاوہ مظلوم ہندو آبادی بھی آپ کا خیر مقدم کرتی' سندھ' بلوچستان اور بہاول پور کی حکومتوں سے بھی تعاون کی توقع کی جا سکتی تھی۔

۶۔ سرحد کے کچھ لوگ جو سید صاحب کی شہرت سن کر ہندوستان آئے ہوئے تھے اور مجاہدین میں شامل تھے انہوں نے بھی آپ کو یہی مشورہ دیا کہ آپ سرحد چلیں وہاں لاکھوں مسلمان آپ کا ساتھ دیں گے نیز انہوں نے رنجیت سنگھ کی چیرہ دستیوں اور مظالم کی طرف بھی توجہ دلائی جو آئے دن وہ مسلمانوں پر ڈھا رہا تھا۔

چنانچہ سید صاحب نے فرمایا۔

"سچ ہے' بہتر ہے کہ ہندوستان سے ہجرت کر کے وہیں چل کر ٹھہریں اور سب مسلمانوں کے اتفاق سے جہاد کریں

"میں نے ہندوستان میں خیال کیا کہ کوئی ایسی مامون جگہ ہو کہ وہاں مسلمانوں کو لے جاؤں اور تدبیر جہاد کروں۔ باوجود اس وسعت کے کہ صدہا کروں میں ملک ہند واقع ہے کوئی جگہ

لائق ہجرت کے میرے خیال میں نہ آئی۔ کتنے لوگوں نے صلاح دی کہ اس ملک (یعنی ہندوستان) میں جہاد کرو جو کچھ مال' خزانہ' سلاح وغیرہ درکار ہوں ہم دیں گے مجھے منظور نہ ہوا۔ اس لئے کہ جہاد موافق سنت چاہئے۔ بلوا کرنا منظور نہیں۔ آپ کے اس ملک کے ولایتی بھائی (اہل سرحد) بھی وہاں حاضر تھے انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک اس کام کے لئے بہت خوب ہے۔ اگر آپ وہاں چل کر کسی جگہ مقام پکڑ لیں تو لاکھوں مسلمان دل و جان سے آپ کے شریک ہوں گے۔ خصوصاً" اس سبب سے کہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے وہاں کے مسلمانوں کو تنگ کر رکھا ہے طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتا ہے۔ میں نے کہا سچ ہے' بہتر ہے کہ ہندوستان سے ہجرت کر کے وہیں چل کر ٹھہریں اور سب مسلمانوں کے اتفاق سے جہاد کریں"

یہ بیان سید صاحب نے سرحد پہنچ کر سرحدی مسلمانوں کے سامنے ایک خطاب میں دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد کے رہنے والے بعض مسلمانوں نے بھی آپ کو سرحد آنے کی دعوت دی اور آپ نے ان کی اس مخلصانہ دعوت کو قبول کرتے ہوئے سرحد کو اپنا مرکز جہاد بنایا اور یہیں سے دشمن پر حملہ کا فیصلہ کیا۔ مگر افسوس کہ اہل سرحد کے ساتھ سید صاحب کا یہ گمان اور توقعات پوری نہ ہوئیں اور اس علاقے کے سرداروں نے اپنے دنیوی مفاد کے پیش نظر آپ کا دل و جان سے ساتھ نہ دیا اور اہل سرحد کے متعلق جو بہادری' جنگ جوئی اور جان بازی کی روایتیں مشہور تھیں وہ سراب ثابت ہوئیں۔

مولانا غلام رسول مہر فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ خلوص کے ساتھ حمایت پر آمادہ ہو جاتے اور سید صاحب کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق جہاد کرتے تو نہ محض ان کا ملک اغیار کی دستبرد سے محفوظ ہو جاتا بلکہ پنجاب بھی آزاد کرایا جا سکتا تھا۔ اور ہندوستان کی آزادی کے لئے نہایت موثر تدابیر اختیار کی جا سکتی تھیں۔

اہل سرحد کے طرز عمل سے اس تحریک کو زبردست نقصان پہنچا اور سید صاحب کی عزیمت جو اسلامیان ہند کی تاریخ میں بہترین متاع کی حیثیت رکھتی تھی اہل سرحد کی مقامی چپقلشوں اور ان کے قبائلی اوضاع و اطوار کی نذر ہو گئی۔ لیکن ظاہر عقل کی بنا پر سید صاحب کا فیصلہ ہر اعتبار سے محکم اور صائب و پختہ تھا جو کچھ بعد میں پیش آیا اس کا علم قبل از وقت علام الغیوب کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا تھا۔ قدر اللہ ماشاء

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

اپنوں کی غداری

اکثر تحریکوں کے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہا ہے کہ ان کی ناکامی اپنوں کی غداری کی بدولت وقوع پذیر ہوتی رہی۔ سلطان ٹیپو شہید' بنگال کی فرائضی تحریک اور سن ستاون کی آزادی کی تحریک ان تمام تحریکوں کی ناکامی کا گہری نظر سے جائزہ لیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ یہ تمام ناکامیاں ایسے ہی لوگوں کی منافقانہ پالیسی اور غداری کا نتیجہ تھا جو ملک و ملت کے لئے باعث ننگ و عار تھے۔

جعفر از بنگال و صادق از دکن ۔ ننگ ملت ۔ ننگ دین ننگ وطن

گردیزی صاحب بڑے مضطرب ہیں کہ سید صاحب کے ہاتھوں ہزاروں "سنی" مسلمان اور بے گناہ لوگوں کا قتل عام ہوا۔ لیکن ان لوگوں کی غداریوں' چیرہ دستیوں اور مجاہدین کے ساتھ زیادتیوں کے علاوہ سید صاحب سے وعدہ شکنی' بیعت کے بعد اطاعت سے سرتابی اور دشمنوں سے ساز باز کی طرف نظر نہیں جاتی۔ جو لوگ محض اعلائے کلمتہ اللہ اور دین کی سربلندی کے لئے اور ان کے تحفظ کی خاطر جان جوکھوں میں ڈال کر ہزاروں میل کا سفر کر کے اس علاقے میں پہنچے ان کی قدر دانی اور ان کے ساتھ تعاون کرنے کے بجائے انہیں مصائب و شدائد اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا اور اپنی قبائلی رنجشوں کی وجہ سے ایک خالص اسلامی تحریک کو ناکام کرنے کے درپے ہوئے۔ قدم قدم پر ان "سنی" افغان سرداروں نے سید صاحب کے آگے رکاوٹیں کھڑی کیں۔ پشاور اور ملحقہ علاقوں کے رئیس اور سرداروں نے بار بار عہد شکنی کی' مجاہدین پر بے پناہ مظالم ڈھائے اپنی رقابتوں کی وجہ سے ان بے گناہوں کو تہ تیغ کیا۔ ان کے مرکز کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ اگر صدق دل سے سید صاحب کا ساتھ دیتے تو ملک کا نقشہ آج کچھ اور ہوتا۔

گردیزی صاحب آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ کر حمیت جاہلیت میں اتنے اندھے ہو گئے ہیں کہ انہیں ان سنی جعفروں اور صادقوں کا درد تو محسوس ہوتا ہے جو معمولی دنیوی مفاد کی خاطر اتنی بڑی خالص اسلامی تحریک کو مٹانے کے لئے سرگرم ہوئے لیکن اس مقدس اور پاک باز گروہ کی طرف نظر نہیں جاتی۔ جنہوں نے کفر کی طاقت کو زیر کرنے خدا کے کلمے کو بلند کرنے اور طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے اپنے وطن اور عزیز و اقارب کو خیر باد کہا' گھر بار چھوڑے بے آب و تاب میدانوں پہاڑوں اور ویران صحراؤں کو اپنا مسکن بنایا اور ہر طرح کے مصائب و آلام برداشت کئے اور خندہ پیشانی سے ان کا مقابلہ کیا۔

کیا یہ لوگ دیوانے یا پاگل تھے کہ اپنے گھروں میں آرام و راحت عیش و تنعم اور بے فکری کی زندگی ترک کر کے ایک کٹھن اور مشکل راہ اختیار کی۔ ان میں بعض وہ لوگ تھے جو بڑی امیرانہ ٹھاٹھ

باٹھ سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ مال و دولت' باغات و زراعت' وسیع کاروبار اور تجارت کے مالک اور لاکھوں روپے کی جائیداد رکھتے تھے مگر خدا کے دین کی محبت اور رسول خدا فداہ ابی و امی سے ان کے عشق حقیقی کا یہ نتیجہ تھا کہ یہ دنیوی مال و متاع' عیش و آرام اور ثروت و حشمت ان کے لئے سدراہ نہ بنی اور سر پر کفن باندھ کر خدا کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے۔ کیونکہ یہ ان منافقین کی طرح نہیں تھے جن کا نقشہ قرآن پاک نے یوں بیان کیا ہے۔

مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا

تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تمہیں خدا کی راہ میں نکلنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم زمین کے ساتھ چمٹ جاتے ہو۔ کیا تمہیں صرف دنیا کی زندگی سے پیار ہے۔

آپ کے "سنی" بھائی جن کے درد میں آپ دبلے ہو رہے ہیں جنہوں نے سید صاحب کے اس اسلامی مشن کو اپنی منافقانہ چالوں سے ناکام کیا اسی زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔ (جاری ہے)